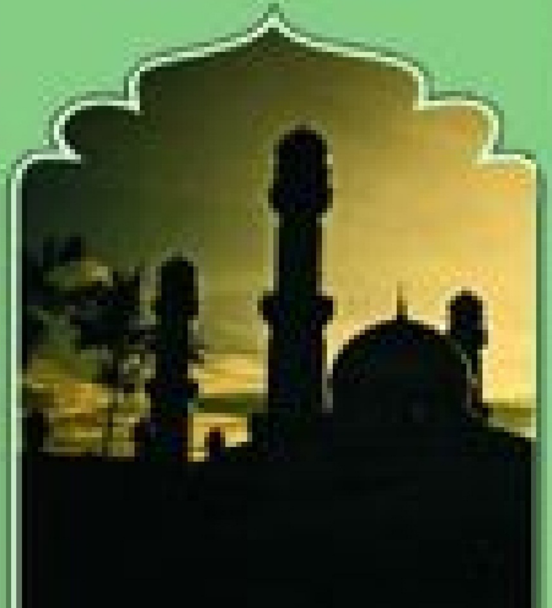
مسئلہ

عورتوں کا نماز کے لیے مسجد جانا



تحقیق و تالیف

محمد افضل

ادارہ علم و سائنس ڈاٹ کام

بسم الله الرحمن الرحیم

نحمده ونصلی ونسلم علی رسوله الکریم

اس میں کوئی شک نہیں کہ بعض احادیث کے مطالعے سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ عورتوں کو حضورﷺ کے زمانے میں اندھیرے یعنی عشاء اور فجر کے وقت جماعت میں حاضر ہونے کی اجازت تھی۔ چنانچہ صحیح بخاری میں روایت ہے

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ

مسلمان عورتیں حضورﷺ کے ساتھ نمازِ فجر میں شامل ہونے کی خاطر چادروں میں لپٹی ہوئی حاضر ہوا کرتی تھیں۔

جب نماز سے فارغ ہو جاتیں تو اپنے گھروں کو واپس آجاتیں اور اندھیرے کے باعث کوئی بھی انہیں پہچان نہیں سکتا تھا

عُروَةُ بنُ الزُّبَیرِ أَنَّ عَائِشَةَ أَخبَرَتهُ قَالَت: کُنَّ نِسَاءُ المُؤمِنَاتِ یَشهَدنَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّی اللهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ صَلوٰةَ الفَجرِ مُتَلَفِّعَاتٍ بِمُرُوطِهِنَّ ثُمَّ یَنقَلِبنَ إِلَی بُیُوتِهِنَّ حِینَ یَقضِینَ الصَّلوٰةَ لا یَعرِفُهُنَّ أَحَدٌ مِنَ الغَلَسِ

(صحیح البخاری کِتَابُ مَوَاقِیتِ الصَّلوٰةِ بَابُ وَقتِ الفَجرِ)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضورﷺ نے فرمایا

جب تمہاری عورتیں رات کو مسجد میں نماز پڑھنے کے لیے اجازت طلب کریں تو تم ان کو اجازت دیا کرو

عن ابنِ عُمَرَ رَضِیَ اللهُ عَنهُمَا: عَنِ النَّبِیِّ صلی الله علیه وسلم قَالَ إِذَا استَأذَنَکُم نِسَاؤُکُم باللَّیل إلی المَسجِدِ فاذنوا لَهُنَّ

(منار القاری شرح مختصر صحیح البخاری أبوَابُ صِفَةِ الصَّلوٰةِ بَابُ خرُوجِ النِّسَاءِ إِلَی المَسَاجِدِ باللَّیلِ وَالغلسِ)

لیکن یہ اجازت محض رخصت واباحت کی بنا پر تھی، کسی تاکید یا فضیلت واستحباب کی بنا پر نہیں اور یہ بات ماقبل میں ذکر دہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت کے مطالعے سے معلوم ہوتی ہے کہ جس میں وارد ہے کہ اگر عورتیں اجازت طلب کریں تو انہیں اجازت دیں اور اگر اجازت نہ طلب کریں اور گھر میں پڑھنا چاہے تو یہ ان کے لیے مسجد سے زیادہ فضیلت والی بات ہے اور یہ بات متعدد احادیث مبارکہ سے ثابت ہے جو آگے آرہی ہیں

جیسا کہ میں ماقبل میں تحریر کر چکا ہوں کہ احادیث کے مطالعے سے عورتوں کے لیے اندھیرے میں جانے کی رخصت معلوم ہوتی ہے تو اس رخصت واباحت کے باوجود حضور ﷺ کی تعلیم اور ارشاد یہی تھا کہ عورتیں اپنے گھروں میں نماز پڑھیں، اور آپ ﷺ اسی کی ترغیب دیتے تھے اور فضیلت بیان فرماتے تھے۔

زیر نظر کتابچے میں اختصار کے ساتھ وہ چند روایتیں ذکر کی جائیں گی جن میں عورتوں کے لیے نماز پڑھنے کی جگہ مسجد سے بہتر ان کے گھروں کو قرار دیا گیا ہے ان کے بعد ضروری ابحاث اور خلاصہ کلام ہوگا۔لہذا اس مسئلے کو سمجھنے کے لیے کتابچے کا اول تا آخر مطالعہ ضروری ہے

(1) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا حضور ﷺ کی زوجہ حضور ﷺ سے روایت کرتی ہیں کہ
آپ ﷺ نے فرمایا: عورتوں کے لیے نماز کی بہترین جگہ ان کے گھروں کا اندرونی حصہ ہے
سنن کبری بیھقی ، کنز العمال ،مسند احمد

أُمِّ سَلَمَةَ زَوجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيرُ مَسَاجِدِ النِّسَاءِ قَعرُ بُيُوتِهِنَّ

(السنن الكبرى للبيهقى كتاب الصلوة جُمَّاعُ أَبوَابِ إِثبَاتِ إِمَامَةِ المَرأَةِ وَغَيرِهَا بَابُ خَيرِ مَسَاجِدِ النِّسَاءِ قَعرُ بُيُوتِهِنَّ)

(2) حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ کی بیوی حضرت ام حمید ساعدی رضی اللہ عنہا حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا اے اللہ کے رسول! میرا جی چاہتا ہے کہ آپ کے ساتھ (مسجد نبوی میں) نماز پڑھوں، تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ: میں جانتا ہوں کہ تم میرے ساتھ نماز پڑھنا پسند کرتی ہو، مگر تمہاری وہ نماز جو گھر کی اندرونی کوٹھری میں ہو، وہ بیرونی کمرے کی نماز سے بہتر ہے، اور بیرونی کمرے کی نماز، گھر کے صحن کی نماز سے بہتر ہے، اور گھر کے صحن کی نماز محلّہ کی مسجد کی نماز سے بہتر ہے، اور مسجد محلّہ کی نماز میری مسجد کی نماز سے بہتر ہے ام حمید رضی اللہ عنہا نے حضور ﷺ سے یہ سن کر اپنے گھر والوں کو حکم دیا، ان کے لیے ان کے گھر کی ایک اندرونی کوٹھری میں جو نہایت تاریکی میں تھی ، نماز کی جگہ بنا دی گئی ، اور یہ اس میں نماز پڑھتی رہیں، یہاں تک کہ اللہ تعالی سے جا ملیں۔ (یعنی وفات تک اسی پر قائم رہیں)
مجمع الزوائد، مسند احمد، صحیح ابن حبان، صحیح ابن خزیمہ کنز العمال

وَعَن أُمِّ حُمَيدٍ امرَأَةِ أَبِی حُمَيدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّهَا جَائَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ فَقَالَت: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أُحِبُّ الصَّلَاةَ مَعَکَ قَالَ: قَد عَلِمتُ أَنَّکِ تُحِبِّينَ الصَّلَاةَ مَعِي وَصَلَاتُکِ فِي بَيتِکِ خَيرٌ مِن صَلَاتِکِ فِي حُجرَتِکِ وَصَلَاتُکِ فِي حُجرَتِکِ خَيرٌ مِن صَلَاتِکِ فِي دَارِکِ وَصَلَاتُکِ فِي دَارِکِ خَيرٌ مِن صَلَاتِکِ فِي مَسجِدِ قَومِکِ وَصَلَاتُکَ فِي مَسجِدِ قَومِکِ خَيرٌ مِن صَلَاتِکِ فِي مَسجِدِي قَالَت: فَأَمَرَت فَبُنِيَ لَهَا مَسجِدٌ فِي أَقصَى بَيتٍ فِي بَيتِهَا وَأَظلَمِهِ فَکَانَت تُصَلِّي فِيهِ حَتَّى لَقِيَتِ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ

(مجمع الزوائد ومنبع الفوائد کتاب الصلوة بَابُ خُرُوجِ النِّسَاءِ إِلَى المَسَاجِدِ وَغَيرِ ذَلِکَ وَصَلَاتِهِنَّ فِي بُيُوتِهِنَّ وَصَلَاتِهِنَّ فِي المَسجِدِ)

اس حدیث کی صحت کے متعلق حافظ ہیثمی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ اس روایت کے راوی صحیح ہیں، سوائے عبداللہ بن سوید انصاری رحمۃ اللہ علیہ کے اور ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو معتبر بتایا ہے۔

نیز اس حدیث کو امام ابن خزیمہ (1689) اور امام ابن حبان (2217) رحمہما اللہ نے اپنی اپنی صحیح میں ذکر کیا ہے اور علامہ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو حسن کہا ہے

وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ غَيرَ عَبدِ اللَّهِ بنِ سُوَيدٍ الأَنصَارِيِّ وَوَثَّقَهُ ابنُ حِبَّانَ

(مجمع الزوائد ومنبع الفوائد کتاب الصلوة بَابُ خُرُوجِ النِّسَاءِ إِلَى المَسَاجِدِ وَغَيرِ ذَلِکَ وَصَلَاتِهِنَّ فِي بُيُوتِهِنَّ وَصَلَاتِهِنَّ فِي المَسجِدِ)

(3) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ عورت کی نماز کوٹھری میں بیرونی کمرے کی نماز سے بہتر ہے۔ اور کوٹھری کے اندر کی نماز، کوٹھری کی نماز سے بہتر ہے۔

سنن ابو داؤد

عَن عَبدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ قَالَ: صَلَاةُ المَرأَةِ فِي بَيتِهَا أَفضَلُ مِن صَلَاتِهَا فِي حُجرَتِهَا وَصَلَاتُهَا فِي مَخدَعِهَا أَفضَلُ مِن صَلَاتِهَا فِي بَيتِهَا

(سنن أبي داود کِتَابُ الصَّلوةُ بَابُ مَا جَاءَ فِي خُرُوجِ النِّسَاءِ إِلَى المَسجِدِ بَابُ التَّشدِيدِ فِي ذَلِکَ)

(4) سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، عورت کی اپنے گھر میں نماز صحن میں نماز سے بہتر ہے، اس کی اپنے صحن میں نماز اپنے احاطہ میں نماز سے بہتر ہے، اس کی اپنے احاطہ میں نماز باہر نماز سے بہتر ہے

عَن أُمِّ سَلَمَةَ زَوجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ قَالَت: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ: صَلَاةُ المَرأَةِ فِي بَيتِهَا خَيرٌ مِن صَلَاتِهَا فِي حُجرَتِهَا وَصَلَاتُهَا فِي حُجرَتِهَا خَيرٌ مِن صَلَاتِهَا فِي دَارِهَا وَصَلَاتُهَا فِي دَارِهَا خَيرٌ مِن صَلَاتِهَا خَارِجٍ

(المعجم الأوسط باب الميم من اسمه مسعدة)

اس حدیث کو طبرانی نے اسناد جید کے ساتھ روایت کیا ہے

رواه الطبرانی فی الاوسط باسناد جید

(اعلاء السنن منع النساء عن الحضور فی المساجد)

(5) ابوعمرو شیبانی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو دیکھا، آپ رضی اللہ عنہ جمعہ کے دن عورتوں کو مسجد سے بھگا رہے تھے

أَبُو عَمرٍو الشَّيبَانِيُّ قَالَ رَأَيتُ ابنَ مَسعُودٍ يَطرُدُ النِّسَاءَ مِنَ المَسجِدِ يَومَ الجُمُعَةِ

(المعجم الكبير للطبرانی باب العين مَنِ اسمُهُ عَبدُ اللهِ عَبدُ اللهِ بنُ مَسعُودٍ الهُذَلِيُّ يُكنَى أَبَا عَبدِ الرَّحمَنِ حَلِيفُ بَنِي زُهرَةَ بَدرِيٌّ وَكَانَ مِمَّن هَاجَرَ إِلَى أَرضِ الحَبَشَةِ الهِجرَةَ الأُولَى)

اس حدیث کی سند بھی صحیح ہے

(6) ابوعمرو شیبانی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ انہوں نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو دیکھا، کہ آپ جمعہ کے دن عورتوں کو مسجد سے نکال رہے تھے اور فرما رہے تھے کہ نکلو اپنے گھروں کی طرف وہی تمھارے لیے بہتر ہیں

عَن أَبِي عَمرٍو الشَّيبَانِيِّ أَنَّهُ: رَأَى ابنَ مَسعُودٍ يُخرِجُ النِّسَاءَ مِنَ المَسجِدِ يَومَ الجُمُعَةِ وَيَقُولُ: اخرُجنَ إِلَى بُيُوتِكُنَّ خَيرٌ لَكُنَّ

المعجم الكبير للطبرانی باب العين مَنِ اسمُهُ عَبدُ اللهِ عَبدُ اللهِ بنُ مَسعُودٍ الهُذَلِيُّ يُكنَى أَبَا عَبدِ الرَّحمَنِ ﺨحَلِيفُ بَنِي زُهرَةَ بَدرِيٌّ وَكَانَ مِمَّن هَاجَرَ إِلَى أَرضِ الحَبَشَةِ الهِجرَةَ الأُولَى

(7) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا: اپنی عورتوں کو مسجد میں آنے سے مت روکو لیکن ان کے گھر ان کے لیے زیادہ بہتر ہیں

سنن ابوداؤد

عَنِ ابنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ: لَا تَمنَعُوا نِسَائَكُمُ المَسَاجِدَ وَبُيُوتُهُنَّ خَيرٌ لَهُنَّ

(سنن أبی داود كِتَابُ الصَّلوةُ بَابُ مَا جَاءَ فِی خُرُوجِ النِّسَاءِ إِلَی المَسجِدِ)

فائدہ: گوکہ اس حدیث میں اس بات کی رخصت دی گئی ہے کہ اگر عورتیں مسجد میں جانا چاہیں تو انہیں منع نہیں کرنا چاہئے لیکن یہ محض رخصت ہے جو کسی تاکید یا استحباب کی بنا پر نہیں اور یہ عدم تاکید اگلے جملے سے ثابت ہو رہی ہے کہ ان کے لیے بہتر یہی ہے کہ گھر میں ہی نماز ادا کریں۔ اس بابت کتابچے کی آخر میں تفصیلی بحث کی جائے گی

(8) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر گھروں میں عورتیں اور بچے نہ ہوتے، تو میں نمازِ عشاء قائم کرتا، اور اپنے جوانوں کو حکم دیتا کہ گھروں میں آگ لگا دیں۔

مسند احمد، مشکوۃ

عَن أَبِی هُرَیرَةَ رَضِیَ اللَّهُ عَنهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللَّهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَولَا مَا فِی البُیُوتِ مِنَ النِّسَاءِ وَالذُّرِّیَّةِ أَقَمتُ صَلَاةَ العِشَاءِ وَأَمَرتُ فِتیَانِی یُحرِقُونَ مَا فِی البُیُوتِ بِالنَّارِ

(مرقاة المفاتيح شرح مشكاة المصابيح كتاب الصلوة بَابُ الجَمَاعَةِ وَفَضلِهَا)

فائدہ: اس حدیث سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ عورتوں کا حضور ﷺ کے زمانہ میں جماعتوں میں حاضر ہونا محض رخصت واباحت کی بنا پر تھا، کسی تاکید یا فضیلت واستحباب کی بنا پر نہیں اگر ضروری ہوتا تو حضور ﷺ جیسے مردوں کے لیے اتنی خفگی کا اظہار فرما رہے ہیں ایسے ہی عورتوں کے لیے بھی اظہار فرماتے لیکن آپ ﷺ کا صرف مردوں کے لیے خفگی کا اظہار فرمانا یہ ثابت کرتا ہے کہ عورت کا جماعت کے لیے مسجد جانا ضروری نہیں

(9) عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا، عورت کے لیے نماز کی کوئی بھی جگہ اپنے گھر سے بہتر نہیں، ہاں! اگر مسجد حرام یا مسجد نبوی ہو اور عورت موزے پہن کر نکلے

عَنِ ابنِ مَسعُودٍ قَالَ: مَا صَلَّتِ المَرأَةُ فِی مَكَانٍ خَیرٌ لَهَا مِن بَیتِهَا إِلَّا أَن یَكُونَ المَسجِدَ الحَرَامَ أَوِ مَسجِدَ النَّبِیِّ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ إِلَّا امرَأَةً تَخرُجُ فِی مَنقَلَیهَا یَعنِی خُفَّیهَا

(المعجم الكبير للطبراني باب العين مَن اسمُهُ عَبدُ اللهِ عَبدُ اللهِ بنُ مَسعُودٍ الهُذَلِیُّ یُكنَی أَبَا عَبدِ الرَّحمَنِ حَلِیفُ بَنِی زُهرَةَ بَدرِیٌّ وَكَانَ مِمَّن هَاجَرَ إِلَی أَرضِ الحَبَشَةِ الهِجرَةَ الأُولَی)

علامہ ہیثمی رحمۃ اللہ علیہ نے مجمع الزوائد میں لکھا ہے کہ اس حدیث کے راوی صحیح بخاری کے راوی ہیں

وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ

(مجمع الزوائدومنبع الفوائدکتاب الصلوة بَابُ خُرُوجِ النِّسَاءِ إِلَى الْمَسَاجِدِ وَغَيرِ ذَلِكَ وَصَلَاتِهِنَّ فِي بُيُوتِهِنَّ وَصَلَاتِهِنَّ فِي الْمَسجِدِ)

(10)ابوعمروشیبانی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ جمعہ کے دن عورتوں کو مسجد سے بھگارہے تھے اورفرمارہے تھے کہ اپنے گھروں میں نماز پڑھیں

عَن أَبِي عَمرٍو الشَّيبَانِيِّ عَنِ ابنِ مَسعُودٍ أَنَّهُ: كَانَ يَطرُدُ النِّسَاءَ مِنَ الْمَسجِدِ يَومَ الْجُمُعَةِ وَيَقُولُ: صَلِّينَ فِي بُيُوتِكُنَّ

(المعجم الكبير للطبرانی باب العين مَنِ اسمُهُ عَبدُ اللهِ عَبدُ اللهِ بنُ مَسعُودٍ الْهُذَلِيُّ يُكنَى أَبَا عَبدِ الرَّحمَنِ حَلِيفُ بَنِي زُهرَةَ بَدرِيٌّ وَكَانَ مِمَّن هَاجَرَ إِلَى أَرضِ الْحَبَشَةِ الْهِجرَةَ الأُولَى)

تلك عشرة كامله

جیسا کہ میں نے شروع میں کہا تھا کہ چندروایتیں ذکر جائیں گے تو اسی وعدے پر قائم رہتے ہوئے چندروایتیں ہی ذکر کی ہیں ورنہ تو اس باب میں اور بھی رواتیں ہیں، جنہیں صرف طوالت کے خوف سے نقل نہیں کیا گیا

ضروری ابحاث

حضورﷺ کا دنیا سے پردہ فرمانے کے بعدوہ حالات باقی نہیں رہے۔ بلکہ طبیعتوں میں تغیراور قلبی اطمینان میں فتور پیدا ہو گیاچنانچہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ہم نے ابھی حضورﷺ کی تدفین کے بعد ہاتھوں سے مٹی بھی نہیں جھاڑی تھی کہ اپنے دلوں کی بدلتی ہوئی کیفیت کو محسوس کیا

وَمَا نَفَضنَا عَن رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ الأَيدِي وَإِنَّا لَفِي دَفنِهِ حَتَّى أَنكَرنَا قُلُوبَنَا

(سنن الترمذی ت بشار أَبوَابُ الْمَنَاقِبِ عَن رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ بَابٌ فِي فَضلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ)

علاوہ ازیں جن شرائط کے ساتھ مسجد میں حاضری کی اجازت دی گئی تھی ان کی پابندی میں دن بدن کوتاہی بڑھتی رہی اسی تغیر حالات کی جانب مزاج شناسِ نبوت ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے یہ فرماتے ہوئے امت کو متنبہ فرمایا ہے

کہ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان حرکات کو دیکھتے جو آج کل کی عورتوں نے ایجاد کر لی ہیں تو ان کو مسجد میں جانے سے روک دیتے، جس طرح کہ بنی اسرائیل کی عورتوں کو روک دیا گیا تھا

عَن عَمرَةَ بِنتِ عَبدِ الرَّحمَنِ أَنَّهَا سَمِعَت عَائِشَةَ زَوجَ النَّبِیِّ صَلَّی اللهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ تَقُولُ: لَو أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ رَأَی مَا أَحدَثَ النِّسَاءُ لَمَنَعَهُنَّ المَسجِدَ کَمَا مُنِعَت نِسَاءُ بَنِی إِسرَائِیلَ

(صحیح مسلم کتاب الصلوة باب منع نساء بنی إسرائیل المسجد)

چنانچہ عام صحابہ کرام نے یہی فیصلہ کیا کہ حالات کی اس تبدیلی کی بناء پر اب عورتوں کا مسجد میں آنا فتنہ سے خالی نہیں رہا اس لئے انہوں نے عورتوں کو مسجدوں میں آنے سے روک دیا۔اور صحابہ کرام رضوان اللہ عنھم اجمعین میں سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی تنبیہ اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے فعل کو ماقبل میں ذکر دیا گیا ہے

کتاب العنایہ میں ہے کہ امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے عورتوں کو مسجد سے منع فرمایا۔تو وہ عورتیں ام المومنین حضرت صدیقہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس شکایت لے گئیں۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا اگر نبی ﷺ یہ دیکھتے جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دیکھا تو وہ بھی تمہیں مسجد جانے کی اجازت نہ دیتے۔

نَزَلَت فِی شَأنِ النِّسوَةِ حَیثُ کَانَ المُنَافِقُونَ یَتَأَخَّرُونَ لِلاِطِّلَاعِ عَلَی عَورَاتِهِنَّ وَلَقَد نَهَی عُمَرُ النِّسَاءَ عَنِ الخُرُوجِ إِلَی المَسَاجِدِ فَشَکَونَ إِلَی عَائِشَةَ رَضِیَ اللَّهُ عَنهَا فَقَالَت: لَو عَلِمَ النَّبِیُّ صَلَّی اللَّهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ مَا عَلِمَ عُمَرُ رَضِیَ اللَّهُ عَنهُ مَا أَذِنَ لَکُنَّ فِی الخُرُوجِ

(العنایة شرح الهدایة کِتَابُ الصَّلَاةِ بَابُ المَوَاقِیتِ بَابُ الإِمَامَةِ)

نیز اس ضمن میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا اپنی زوجہ حضرت عاتکہ رضی اللہ عنہا کا مسجد میں جانے کو ناپسند کرنا اور ان کی شہادت کے بعد حضرت عاتکہ رضی اللہ عنہا کا حضرت زبیر رضی اللہ کے نکاح میں آنے کے بعد حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کا حضرت عاتکہ رضی اللہ عنہا کو عشاء کے وقت تدبیر سے روکنا بھی دلیل ہے پوار واقعہ طوالت کے خوف سے ترک کیا جا رہا ہے

مزید یہ کہ حضور ﷺ کا یہ فرمانا کہ عورت کی نماز کوٹھری میں بیرونی کمرے کی نماز سے بہتر ہے۔اور کوٹھری کے اندر کی نماز، کوٹھری کی نماز سے بہتر ہے۔ان احادیث میں خیر اور افضل کا لفظ صاف ناطق ہے کہ عورت کا گھر میں نماز پڑھنا افضل ہے اور گھر میں بھی جس قدر اندر کی کوٹھڑیوں میں نماز پڑھی جائے گی، جس سے ستر اور اخفاء بڑھے گا، وہ نماز سب سے فضیلت والی ہوگی

تو اب حق بات یہی ہے کہ وہی کام کرنا چاہیے کہ جسے آپ ﷺ زیادہ اجر والا بتائیں اور وہ ماقبل میں بتا دیا گیا ہے اسے دوبارہ

بتانے کی ضرورت نہیں جب کہ عورت کا گھر میں نماز پڑھنے کی فضیلت پر امت کے علماء کرام میں بھی کوئی اختلاف نہیں سب اس پر متفق ہیں کہ عورت کا گھر میں نماز پڑھنا مسجد میں باجماعت پڑھنے کے بنسبت افضل ہے اور آسان بھی ہے

اور جن حضرات کے نزدیک عورت جماعت میں شریک ہوسکتی ہے تو پھر ان میں بھی اختلاف ہے، بعض مطلقاً جائز رکھتے ہیں اور بعض نے جوان عورتوں کو منع کیا ہے اور عجائز یعنی بوڑھی عورتوں کو جائز رکھا ہے

اور اس کے ساتھ ساتھ یہ شرائط بھی ہیں

عورت باپردہ ہوکر مسجد میں جائے

ایسا لباس نہ پہنیں کہ جس میں اس کے جسم کے اعظاء ظاہر ہوں

خوشبو نہ لگائے

مسجد میں بھی پردے کی سہولت ہو

صرف اندھیرے میں مسجد جایا کریں

اور نتیجہ وہی کہ اتنی مشقت کے باوجود بھی گھر میں نماز پڑھنے والی عورت اس سے افضل اجر کا مستحق رہے گی تو گھر میں نماز پڑھنا بہتر ہوا۔ اور مزید یہ کہ اگر ان شرائط میں سے ایک میں بھی کوتاہی برتی تو سخت گناہ الگ سے ملے گا

ایک اعتراض اور اس کا جواب

اس ضمن میں ایک بے سروپا اعتراض کا جواب دینا ضروری سمجھتا ہوں وہ یہ کہ بعض لوگ یہ اعتراض کرتے ہیں کہ عورتوں کو سج دھج کر بازار جانے سے منع تو نہیں کرتے لیکن مسجد جانے سے منع کرتے ہیں

جواب: عورتوں کو سج دھج کر بازار جانے کی اجازت دی کس نے ہے کوئی حوالہ؟

جب حقیقت یہی ہے کہ عورتوں کو سج دھج کر بازار جانے کی اجازت کسی نے بھی نہیں دی تو پھر یہ اعتراض بے معنی ہوا اور اگر یہ اعتراض اس ضمن میں ہے کہ عورتیں سج دھج کر بازار جاسکتی ہے مسجد کیوں نہیں

تو اس کا جواب یہ ہے کہ عورتوں کا سج دھج کر بازار جانا گناہ والا کام ہے اور ایک گناہ والا کام کسی جائز کام کی دلیل نہیں ہوسکتی ہے

اس ضمن میں مزید عرض کرتا چلوں کہ اگر عورتیں رخصت کا فائدہ اٹھاتے ہوئے جماعت میں شرکت کریں تو یا تو وہ الگ سے کسی پردے والی جگہ میں صف بنائیگی یا سب سے آخر میں کھڑی ہوگی، اگر کسی پردے والی جگہ میں صف بنائے گی جیسا کہ مسجد

کا بالائی حصہ ہے تو نچلا حصہ خالی رہے گا اور جب نچلا حصہ خالی رہے گا تو صفوں کا اتصال باقی نہیں رہے گا اور نماز میں صفوں کا اتصال ضروری ہے کیوں کہ حدیث میں آتا ہے

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ صفیں برابر رکھو کیوں کہ صفوں کا برابر رکھنا نماز کے قائم کرنے میں داخل ہے

عَن أَنَسِ بنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ: سَوُّوا صُفُوفَكُم فَإِنَّ تَسوِيَةَ الصَّفِّ مِن تَمَامِ الصَّلاةِ

(صحیح مسلم كِتَابُ الصَّلاةِ بَابُ تَسوِيَةِ الصُّفُوفِ وَإِقَامَتِهَا وَفَضلِ الأَوَّلِ فَالأَوَّلِ مِنهَا وَالازدِحَامِ عَلَى الصَّفِّ الأَوَّلِ وَالمُسَابَقَةِ إِلَيهَا وَتَقدِيمِ أُولِى الفَضلِ وَتَقرِيبِهِم مِنَ الإِمَامِ)

نیز عورتوں کی اس طرز پر صف بندی یعنی کسی الگ جگہ میں کھڑی ہونا حدیث سے ثابت بھی نہیں کیوں کہ حدیث میں آتا ہے

سیدنا ابو ہریرۃؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مردوں کی پہلی صف سب سے افضل ہے اور آخری صف بدتر ہے اور عورتوں کی آخری صف سب سے افضل ہے اور پہلی بدتر ہے

عَن أَبِى هُرَيرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ: خَيرُ صُفُوفِ الرِّجَالِ أَوَّلُهَا وَشَرُّهَا آخِرُهَا وَخَيرُ صُفُوفِ النِّسَاءِ آخِرُهَا وَشَرُّهَا أَوَّلُهَا

(صحیح مسلم كِتَابُ الصَّلاةِ بَابُ تَسوِيَةِ الصُّفُوفِ وَإِقَامَتِهَا وَفَضلِ الأَوَّلِ فَالأَوَّلِ مِنهَا وَالازدِحَامِ عَلَى الصَّفِّ الأَوَّلِ وَالمُسَابَقَةِ إِلَيهَا وَتَقدِيمِ أُولِى الفَضلِ وَتَقرِيبِهِم مِنَ الإِمَامِ)

یعنی عورتیں مردوں کے متصل آخری صف میں کھڑی ہوگی اگر ایسا نہیں کریں گے تو صفوں کا اتصال بھی ٹوٹے گا اور حدیث کے خلاف بھی ہوگا

اور اگر حدیث پر عمل کرتے ہوئے جماعت کے شروع ہوتے ہی آخر میں صف بنا بھی لیں تو یہ تو سب جانتے ہیں کہ حضور ﷺ کے زمانے میں سب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین تکبیر اولی کے ساتھ ہی جماعت میں شریک ہوتے تھے اور عورتیں آخر میں صف بنا کر جماعت سے فارغ ہوتے ہی گھروں کو چل پڑتیں تھیں جب کہ ہمارے زمانے کا یہ حال ہے کہ تکبیر اولی کے ساتھ جماعت میں شریک ہونے والوں کی تعداد تیس فیصد بھی نہیں اور ستر فیصد لوگ بعد میں دوسری رکعتوں میں شریک ہوتے ہیں اب جب لوگ بعد میں آکر جماعت میں شریک ہوں گے تو لا محالہ انہیں عورتوں کے پیچھے ہی کھڑا ہونا پڑے گا تو اس صورت میں بھی حدیث پر عمل نہیں ہوگا کیوں عورتیں مردوں سے اگلی صفوں میں آگئی یعنی عورتوں کی آخری صف سب سے افضل ہے

اور پہلی صف بدتر ہے اس حدیث میں عورتوں کی پہلی صف کو بدتر اسی لیے کہا گیا ہے کہ وہ پہلی صف میں ہونے کی وجہ سے مردوں کی نظروں میں آتی ہیں اور آخری صف کو بہتر اسی لیے کہا گیا ہے کہ اس صورت میں عورتیں مردوں کے پیچھے ہوتی ہیں ضروری ابحاث کے ضمن میں ایک ضروری مسئلے کی وضاحت بھی کرتا چلوں وہ یہ کہ بعض جگہوں میں عورتیں نماز جمعہ میں شرکت کرتی ہے اور حال یہ ہے کہ عورتوں پر نماز جمعہ فرض نہیں چناچہ حدیث میں آتا ہے کہ حضورﷺ نے فرمایا

جمعہ کی نماز ہر مسلمان پر جماعت کے ساتھ پڑھنا حق واجب (فرض) ہے سوائے چار آدمیوں غلام، عورت بچے اور مریض کے

عَن طَارِقِ بنِ شِهَابٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الجُمُعَةُ حَقٌّ وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُسلِمٍ فِي جَمَاعَةٍ إِلَّا أَربَعَةً: عَبدٌ مَملُوكٌ أَوِ امرَأَةٌ أَو صَبِيٌّ أَو مَرِيضٌ

(سنن أبي داود تفريعِ أَبوَابِ الجُمُعَةِ بَابُ الجُمُعَةِ لِلمَملُوكِ وَالمَرأَةِ)

سنن ابوداؤد میں تو یہ حدیث مرسلا روایت ہے لیکن المستدرک علی الصحیحین للحاکم میں یہ حدیث مرفوعا روایت ہے بخاری اور مسلم کی شرط پر یعنی حدیث صحیح ہے

عَن طَارِقِ بنِ شِهَابٍ عَن أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ قَالَ: حديث الجُمُعَةُ حَقٌّ وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُسلِمٍ فِي جَمَاعَةٍ إِلَّا أَربَعَةٌ: عَبدٌ مَملُوكٌ أَوِ امرَأَةٌ أَو صَبِيٌّ أَو مَرِيضٌ

هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرطِ الشَّيخَينِ

(المستدرک علی الصحیحین للحاکم کتاب الجمعه)

صحیح ابن خزیمہ میں روایت ہے ام عطیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ

ہمیں (عورتوں) کو جنازے کے ساتھ چلنے سے روکا جاتا تھا اور ہم پر جمعہ (بھی فرض) نہیں ہے

وَنُهِينَا عَنِ اتِّبَاعِ الجَنَائِزِ ، وَلَا جُمُعَةَ عَلَينَا

(صحيح ابن خزيمة كِتَابُ الجُمُعَةِ المُختَصَرِ مِنَ المُختَصَرِ مِنَ المُسنَدِ عَلَى الشَّرطِ الَّذِي ذَكَرنَا فِي أَوَّلِ الكِتَابِ بَابُ ذِكرِ إِسقَاطِ فَرضِ الجُمُعَةِ عَنِ النِّسَاءِ وَالدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ خَاطَبَ بِالأَمرِ بِالسَّعيِ إِلَى الجُمُعَةِ عِندَ النِّدَاءِ بِهَا فِي قَولِهِ: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نُودِيَ لِلصَّلَاةِ مِن يَومِ الجُمُعَةِ الرِّجَالَ دُونَ النِّسَاءِ إِن ثَبَتَ هَذَا الخَبَرُ مِن جِهَةِ النَّقلِ وَإِن لَم يَثبُت فَاتِّفَاقُ العُلَمَاءِ عَلَى إِسقَاطِ فَرضِ الجُمُعَةِ عَنِ النِّسَاءِ كَافٍ مِن نَقلِ خَبَرِ الخَاصِّ فِيهِ)

سنن دارقطنی میں ہے

جو شخص اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے تو اس پر جمعہ کے دن کا جمعہ ہے سوائے مریض، مسافر، عورت، بچے اور مملوک کے

من كَانَ يُؤمن بِاللَّه وَاليَوم الآخر فَعَلَيهِ الجُمُعَة يَوم الجُمُعَة إِلَّا عَلَى مَرِيض أَو مُسَافر أَو امرَأَة أَو صبي أَو مَملُوك

(سنن الدارقطني كتاب الجمعة باب من تجب عليه الجمعة)

سنن کبری بیہقی میں بھی ہے

جمعہ واجب (فرض) ہے ہر مسلمان پر سوائے عورت، بچے اور مملوک کے

عَن مُحَمَّدِ بنِ كَعبٍ أَنَّهُ سَمِعَ رَجُلًا مِن بَنِي وَائِلٍ يَقُولُ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ: تَجِبُ الجُمُعَةُ عَلَى كُلِّ مُسلِمٍ إِلَّا امرَأَةً أَو صَبِيًّا أَو مَملُوكًا

(السنن الكبرى للبيهقي كِتَابُ الجُمُعَةِ بَابُ مَن تَجِبُ عَلَيهِ الجُمُعَةُ)

آخر الذکر دو حدیثیں سنداً ضعیف ہیں لیکن ماقبل کی صحیح حدیثوں سے اس کے مضمون کی تائید ضرور ہوتی ہیں

مزید تفصیل کے لیے دیکھئے

(التلخيص الحبير ط قرطبة كِتَابُ الصَّلَاةِ كِتَابُ الجُمُعَةِ)

(الدراية في تخريج أحاديث الهداية بَاب الجُمُعَة)

اب جب صحیح حدیثوں سے ثابت ہے کہ عورت پر جمعہ کی نماز فرض نہیں اور ماقبل حدیث نمبر (10) میں صراحت کے ساتھ مروی ہے کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ جمعہ کے دن عورتوں کو مسجد سے بھگا رہے تھے اور فرما رہے تھے کہ اپنے گھروں میں نماز پڑھیں

تو حق یہی ہے کہ صحیح مسئلے پر عمل کریں اور گھروں میں ہی رہ کر ظہر کی نماز پڑھیں، اسی طرح عید کی نماز بھی عورتوں پر واجب نہیں ہے۔ تو جب ایک عورت کے لیے فرض نماز کے واسطے گھر سے نکلنا بہتر نہیں تو ایک ایسی نماز کے لیے نکلنا کیسے درست ہوگا جو اس پر واجب نہیں

خلاصہ کلام:

یہ کہ شریعت نہیں بدلی، اور حضورﷺ کے بعد کسی کو شریعت کے بدلنے کا اختیار نہیں، لیکن جن قیود و شرائط کو ملحوظ رکھتے ہوئے حضورﷺ نے عورتوں کو مساجد میں جانے کی اجازت دی، جب عورتوں نے ان قیود و شرائط کو ملحوظ نہیں رکھا تو اجازت بھی باقی نہیں رہے گی، اس بنا پر فقہائے اُمت نے، جو درحقیقت حکمائے اُمت ہیں، عورتوں کی مساجد میں حاضری کو مکروہ قرار دیا، گویا یہ چیز اپنی اصل کے اعتبار سے جائز ہے، مگر کسی عارضے کی وجہ سے ممنوع ہوگئی ہے۔

اور اس کی مثال ایسی ہے کہ وبا کے زمانے میں کوئی طبیب امرود کھانے سے منع کردے، اب اس کے یہ معنی نہیں کہ اس نے شریعت کے حلال و حرام کو تبدیل کردیا، بلکہ یہ مطلب ہے کہ ایک چیز جو جائز و حلال ہے، وہ ایک خاص موسم اور ماحول کے لحاظ سے مضرِ صحت ہے، اسی لئے اس سے منع کیا جاتا ہے۔ لہذا اس پرفتن دور میں عورت کے لیے بہتر یہی ہے کہ وہ گھر میں نماز پڑھے اور جو عورت گھر میں نماز پڑھتی ہے تو اس کی فضیلت بھی ہے چنانچہ جامع الاحادیث میں روایت ہے

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضورﷺ نے فرمایا: عورت کا اکیلے نماز پڑھنا اس کی نماز باجماعت پر پچیس گنا فضیلت رکھتی ہے

صلاة المرأة وحدها تفضل على صلاتها فى الجميع خمسة وعشرين درجة

(جامع الأحاديث للسيوطى حرف الصاد)

و ايضا فى

(التيسير بشرح الجامع الصغير حرف الصاد)

یہ حدیث ضعیف ہے لیکن چونکہ محدثین کے نزدیک فضائل میں ضعیف حدیث بھی قابل قبول ہے تو اسی اصول کے تحت اسے نقل کیا گیا ہے اور گھر میں نماز پڑھنا مسجد کی جماعت سے افضل بھی ہے، اس کا افضل ہونا ماقبل کی صحیح حدیثوں سے ثابت بھی ہے اور سب کے نزدیک متفق بھی ہے اس میں کسی کا اختلاف بھی نہیں ہے اور جو عورتیں حضورﷺ کے زمانہ میں مسجد جایا کرتی تھی تو اس وقت عورتوں کو دین سیکھنے کے لیے جانے کی ضرورت تھی، اب وہ ضرورت نہیں رہی کیوں کہ اب دین سیکھنے کے لیے ایسے ذرائع موجود ہیں جو اس دور میں نہیں تھے سوان ذرائع سے دین سیکھا جائے

اور اگر عورت رخصت کا فائدہ اٹھا کر جماعت میں شریک ہوتی ہے تو جماعت کے ساتھ شرکت کرنے میں بہت مشقت اور تکلف اٹھائے گی جب کہ اللہ تعالی نے کسی نفس کو اس کی وسعت سے زیادہ کا مکلّف نہیں بنایا ہے

لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفسًا اِلَّا وُسعَھَا

سور بقر آیت نمبر 286

لہذا اس فتنہ اور فساد کے دور میں جب کہ جنسی انار کی اور شہوانی بے راہ روی کی قدم قدم پر نہ صرف افزائش بلکہ ہمت افزائی ہو رہی ہے، دین و مذہب اور حیا و مروت کے سارے بندھن ٹوٹ گئے ہیں کوچہ و بازار کا ذکر کیا کرنا اور شر و رفتن کی خود سر موجیں گھروں کی چہار دیواری سے ٹکرانے لگی ہیں،

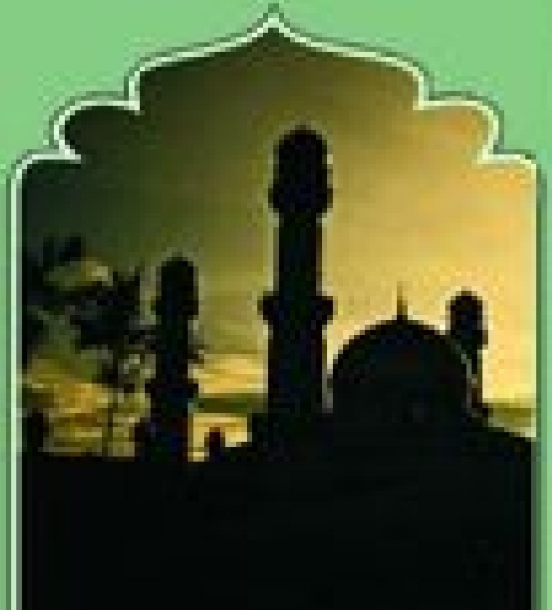
کیا ایسے فساد انگیز حالات میں بھی خواتین اسلام اور عفت مآب ماؤں، بہنوں اور بیٹیوں کو گھروں کی چہار دیواری سے باہر نکل کر جمعہ و جماعت میں مردوں کے دوش بدوش شریک ہونے کی اجازت دینا درست ہو گا؟

حالاتِ زمانہ اور گرد و پیش کے واقعات سے آنکھیں بند کر کے جو لوگ عورتوں کو مسجد میں آ کر نماز ادا کرنے کی دعوت دے رہے ہیں ان کا یہ رویہ مزاج دین سے کتنا ہم آہنگ اور خود یہ لوگ اسلامی معاشرے کے بارے میں کتنے مخلص ہیں؟ جب کہ حقیقت یہ ہے کہ ایسے فساد آمیز حالات میں افضل کو ترک کر کے صرف رخصت پر عمل کر کے عورتوں کے لئے گھر سے نکل کر مسجدوں میں حاضر ہونا مقاصد شریعت اور اصول سد ذرائع کے خلاف ہے اس لئے ان حالات میں شرعاً عورتوں کو مساجد میں جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنے کی اجازت نہیں دی جا سکتی

وما علینا الا البلاغ

ماہنامہ علم وسائنس

دینی علوم وسائنسی فنون کا حسین امتزاج



ادارہ علم وسائنس ڈاٹ کام